65965 ـ كيا عورتيں نماز تراويح كے ليے كسى ايك گھر ميں جمع ہو سكتى ہيں ؟

سوال

ہم ايك گاؤں ميں رہتى ہيں جہاں عورتيں مسجد ميں نہيں جاتيں، اور مسجد ميں عورتوں كے ليے جگہ بھى مخصوص نہيں ہے، تو كيا كچھ عورتيں كسى ايك گھر ميں جمع ہو كر باجماعت نماز تراويح ادا كر سكتى ہيں ؟
اور اگر ايسا كرنا جائز ہے تو كيا يہ نماز تراويح سرى ادا كريں يا كيا كريں ؟
اور اگر نماز جہرى ہو مثلا فجر يا مغرب اور عشاء كى نماز تو وہ يہ نمازيں باجماعت كس طرح ادا كريں، اور جماعت كرانے والى بھى ايك عورت ہو تو كيا وہ قرات اونچى آواز سے كرينگى يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورتيں كسى ايك كے گھر ميں نماز تراويح كى ادائيگى كے ليے جمع ہو سكتى ہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ بن سنور اور ميك اپ كر كے نہ نكليں، اور فتنہ سے امن ہو.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" جب فتنہ سے امن ہو تو عورتيں عورتيں نماز تراويح ميں آ سكتى ہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ وہ باپرد ہو كر نكليں، اور بے پردہ اور بن سنور كر اور خوشبو لگا كر نہ نكليں " انتہى

ديكھيں: فتاوى ابن عثيمين (14) سوال نمبر (808).

اور ان كے ليے افضل اور بہتر يہ ہے كہ ہر ايك عورت اپنے گھر ميں اكيلى نماز ادا كرے، بلكہ وہ اپنے گھر كے آخرى كمرہ ميں ادا كرے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ بيان فرمايا ہے كہ عورتوں كى فرضى نماز گھروں ميں ادا كرنا مسجد ميں ادا كرنے سے بہتر اور افضل ہے، تو پھر نفلى نماز تو بالاولى گھر ميں بہتر ہو گى.

ام سلمہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عورتوں كے بہتر مسجديں ان كے گھر كى گہرائى ہے "

مسند احمد حديث نمبر (26002) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحيح الترغيب حديث نمبر (341) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

بلكہ عورت كا اپنے گھر ميں نماز ادا كرنا مسجد حرام يا مسجد نبوى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اقتدا ميں باجماعت نماز ادا كرنے سے بھى افضل اور بہتر ہے.

ابو حميد الساعدى رضى اللہ تعالى عنہ كى بيوى ام حميد رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئى اور كہنى لگى: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں آپ كے ساتھ نماز ادا كرنا پسند كرتى ہوں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

" مجھے علم ہے كہ تو ميرے ساتھ نماز ادا كرنا پسند كرتى ہے، تيرا گھر ميں نماز ادا كرنا تيرا اپنے كمرہ ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے، اور گھر كے صحن ميں نماز ادا كرنا اپنى قوم كى مسجد ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے، اور تيرا اپنى قوم كى مسجد ميں نماز ادا كرنا ميرى مسجد ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے"

راوى كہتے ہيں كہ تو انہيں حكم ديا تو ان كے گھر كے آخر اور اندھيرے ميں نماز ادا كرنے كے ليے جگہ بنا دى گئى، تو وہ موت تك وہيں نماز ادا كرتى رہيں "

مسند احمد حديث نمبر (26550) ابن خزيمہ رحمہ اللہ نے حديث نمبر (1689) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الترغيب حديث نمبر (340) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

امام ابن خزيمہ رحمہ اللہ تعالى نے اس حديث پر مندرجہ ذيل باب باندھا ہے:

باب ہے عورت كا اپنے كمرہ ميں نماز ادا كرنا اپنے گھر ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے، اور اس كا اپنى قوم كى مسجد ميں نماز ادا كرنا مسجد نبوى ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے اگرچہ مسجد نبوى ميں نماز باقى مسجدوں سے ايك ہزار نماز سے افضل ہے، اس كى دليل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا مندرجہ ذيل فرمان ہے:

" ميرى مسجد ميں نماز باقى مسجدوں ميں ايك ہزار نمازوں سے افضل ہے"

اس سے مراد مردوں كى نماز ہے، نہ كہ عورتوں كى.

شيخ عبد العظيم آبادى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

عورتوں كى نماز گھر ميں افضل ہونے كى وجہ يہ ہے كہ اس سے وہ فتنہ سے امن ميں رہتى ہيں، اور اس كى تاكيد اس سے ہوتى ہے كہ جو كچھ عورتوں نے بے پردگى اور زيبائش اختيار كرنا شروع كى دى ہے"

دیکھیں: عون المعبود (2 / 193).

دوم:

جب مندرجہ بالا شروط کے مطابق عورتیں کسی گھر میں جمع ہوں تو ان کے لیے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، اور ان کی امام کرانے والی عورت ان کے وسط میں کھڑی ہو گی نہ کہ ان کے آگے، اور نہ ہی وہ اپنے محرم مردوں کی جماعت کرائے گی، اور وہ جھری نمازوں میں اسی طرح اونچی آواز سے پڑھے گی جس طرح مرد پڑھتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی آواز مردوں کو سنائی نہ دے، لیکن اگر اس کے محرم مردوں کو اس کی آواز جاتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں.

ام روقہ بنت عبد اللہ بن نوفل انصاریہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں مؤذن رکھنے کی اجازت دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی، اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنےگھر والوں کی جماعت کروایا کرے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (591) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (493) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ وہ اذان اور اقامت کہا کرتی اور عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر ان کی جماعت کروایا کرتی تھیں.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرضی نماز میں عورتوں کی امام کروائی اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں.

اور حجیرۃ بنت حصین رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ہماری امامت کروائی اور وہ عورتوں کے وسط میں کھڑی ہوئیں.

اور ام الحسن بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو عورتوں کی امامت کرواتے ہوئے دیکھا، وہ ان کے ساتھ دو صفوں میں کھڑی ہوتی تھیں.

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی ان آثار کی تخریج کرنے کے بعد کہتے ہیں:

بالجملہ یہ آثار عمل کے لیے صحیح ہیں اور خاص کر جبکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم کی تائید کرتے ہیں:

" عورتیں مردوں کی شقائق ہیں "

دیکھیں: صفة صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (153 ۔ 155). مختصرا

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عورت نماز میں اونچی آواز سے پڑھے گی اور اگر وہاں (مرد) ہوں تو پھر وہ اونچی آواز سے نہیں پڑھے گی، لیکن اگر وہ مرد اس کے محرم ہوں تو پھر اونچی آواز میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 17).

واللہ اعلم .